روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 13/اکتوبر 2009ء 23 شوال 1430 ہجری 13 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 231

محبت الٰہی کی علامات

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہوجاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اوراس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔اوراس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اوراس کے پاؤں ہوجاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر:6021)

محبت الٰہی پیدا کرنے کے طریقے اور خدا تعالیٰ کی صفت قوی کی پر معارف تشریح

قوی خدا سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور اور تمام قوتوں کا مالک ہے

سچے دل سے نمازیں پڑھیں اور دعاؤں میں لگے رہیں تاکہ ہم اللہ کے کامل وفاداروں میں شامل ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اکتوبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/اکتوبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت قوی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں کئی جگہ پر ملتا ہے۔قوی کا لفظ انسانوں کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی جسمانی اور عقلی طور پر کسی کام کو کرنے کی طاقت رکھنے یا علمی طور پر مضبوط دلیل رکھنے والے کے ہوں گے لیکن جب خدا تعالیٰ کے بارے میں قوی کا لفظ استعمال ہو تو اس کا مطلب ہر قسم کی طاقت رکھنے والا،سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور اور تمام طاقتوں کا مالک کے ہوں گے۔فرمایا کہ اپنی مخلوق کو بھی بعض قسم کی طاقتیں دے کر انہیں حدود کے اندر رہتے ہوئے قوی بنا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے صفت قوی کا مختلف حوالوں سے ذکر فرمایا ہے،تنبیہ کرتے ہوئے، بدانجام سے ڈراتے ہوئے، بدانجام کے بارے میں بتاتے ہوئے یا پھر ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے جو خدا تعالیٰ کی باتوں پر کان نہیں دھرتے اور پھر ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہوئے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں والا اور قوی سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تب کامل ہوگی جب اس کے رسولؐ سے بھی بے غرض محبت ہو، درود وصلوٰۃ سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہوگا، دنیا کی کوئی محبت ان دونوں محبتوں پر حاوی نہیں ہونی چاہئے۔اسی طرح مخلوق سے محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے ضروری ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے۔پس جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ ایک مومن اس کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ کوئی خوش فہمیاں نہیں بلکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو قوی ہے اور اپنے پیاروں سے کئے گئے وعدے ہمیشہ پورے کرتا آیا ہے اور آج تک بے انتہا وعدے پورے ہوتے ہوئے ہم دیکھ بھی رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب سے خدا نے انسان کو زمین پر پیدا کیا، ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کی مدد کرتا اور انہیں کامیابی عطا فرماتا ہے۔جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری قدرت کی کامیابی کا انحصار ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق، اس کے رسولؐ سے محبت اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔پس سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو۔اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے کامل وفاداروں میں رہیں، ہر گناہ سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہر احمدی اپنے دل میں اس شدت سے بھڑکائے کہ تمام آلودگیاں جل کر خاک اور راکھ ہو جائیں۔آمین

مطالعہ حقیقۃ الوحی

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے۔امید ہے کہ احباب جماعت حقیقۃ الوحی کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مشاورت کے اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ آپ نے دوران اجلاس فرمایا:۔

”میں نے حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ حقیقۃ الوحی ہماری تعزیرات ہے۔ جیسے تعزیرات ہند سے ملک کے ہر فرد کو واسطہ پڑتا ہے۔اسی طرح فرماتے تھے۔اس کی اہمیت ہے۔اس لئے اس کا بڑے وسیع طور پر مطالعہ ہونا چاہیے۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1961ء صفحہ نمبر 67)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ہر سال وقف عارضی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”وقف عارضی کیلئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے تا کہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔

(الفضل 24/نومبر 1967ء)

خطبہ جمعہ

ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہماری ہر حرکت و سکون، ہمارے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں

ہمیں اس رمضان میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ اپنی نمازوں کا حق ادا کرنے والے بن جائیں

یہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اور سب سے بڑی دعا جو ہمیں کرنی چاہئے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کیا جائے، اس کا قرب تلاش کیا جائے

مؤرخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی خدمات دینیہ اور خصائل حمیدہ کا محبت بھرا تذکرہ

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم محمد اسلم صاحب اور مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 اگست 2009ء بمطابق 28 ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن ﴿برطانیہ﴾

﴿خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے﴾

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد وحساب احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک اور رمضان المبارک دیکھنا نصیب فرمایا اور آج ہم محض اور محض اس کے فضل سے اس رمضان کے چھٹے روزہ سے گزر رہے ہیں۔ اگر انسان سوچے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شمار نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ .... (العنکبوت: 70) یعنی اور جو لوگ ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔ فرمایا تو یہ ہے کہ جو لوگ آنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بندوں پر نہیں چھوڑا کہ میری طرف آنے کے راستے خود تلاش کرو اگر صحیح راستے کو خود ہی پا لیا تو ٹھیک ہے، مَیں پکڑ لوں گا اور آگ میں گرنے سے بچا لوں گا۔ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے ہر زمانے میں جیسا کہ اس کی سنت ہے اپنے انبیاء کے ذریعہ سے وہ راستے دکھائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں اور پھر جب انسانی استعدادوں نے اپنی بلوغت کو پا لیا جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے انسان نے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کو مبعوث فرما کر ہمیں اپنی کامل شریعت کے ذریعہ سے اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے تا کہ انسان تباہی اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے اور ان راستوں پر گامزن ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں اور ان میں سے ایک راستہ رمضان کے روزے ہیں۔

یہ رمضان کا جو مہینہ ہے بے شمار برکات لئے ہوئے ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اور یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلی آیات میں سے ایک آیت میں اس کا ذکر بھی ہے کہ اپنی قربت دلانے کا یہ ذریعہ یعنی روزے خدا تعالیٰ نے پہلے انبیاء کی قوموں کے لئے بھی فرض کئے تھے اور آج (۔) پر بھی فرض ہیں۔ لیکن جیسا کہ (۔) دین کامل ہے (۔) میں روزوں کا تصور بھی اعلیٰ ترین صورت میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور اس کی تعلیم دی۔ سحری اور افطاری کے اوقات کا تعین اور بعض دوسری سہولیات کا ذکر کیا جس میں بیماری اور سفر کی حالت میں چھوٹ بھی دی۔ اور پھر یہ کہ بعد میں تعداد کو پوری کرنا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر طاقت ہے تو فدیہ کا بھی حکم ہے۔ اور مستقل بیماری اور عذر کی وجہ سے فدیہ وغیرہ دینے کا حکم ہے۔ لیکن عبادتوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ تو بہر حال اللہ تعالیٰ نے ایک مومن پر فرض کی ہے، اس کو توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہلکی پھلکی بیماری اور کمزوری کو اس چھوٹ کا بہانہ بنا کر روزوں کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ایک مومن کی کامل اطاعت کا تو تبھی پتہ چلتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر کھانا پینا اور بعض جائز کام بھی ایک وقت تک کے لئے چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف کرنے اور اسے اپنے قرب سے نوازنے کے لئے خاص سامان پیدا فرماتا ہے۔ ایک تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کہہ کر ہر وقت، ہر موسم، ہر زمانے اور ہر ملک کے انسانوں کو کہہ دیا کہ ہم اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتے ہیں۔ ہر اس شخص کو جو اپنی بھرپور کوشش ہماری طرف آنے کے لئے کرے۔

گویا یہ اعلان عام ہے اور ہر وقت جو بھی نیک نیت ہوکر خدا تعالیٰ کی طرف جائے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پانے والا بنے گا۔ لیکن رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ ہے جس میں ان قربانیوں کی وجہ سے جو بندہ خدا تعالیٰ کے لئے کرتا ہے، خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے، ایک فیض خاص کا چشمہ بھی جاری فرما دیا۔ اپنے بندوں کی روحانی ترقی کے لئے ایک خاص اہتمام فرمایا ہے۔ ایک ایسا ماحول میسر فرمایا ہے جو نیکیوں کے راستوں کو جلد از جلد طے کرنے میں مدد دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے آسانیاں پیدا فرما دی ہیں۔ بندے کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تمام دُوریوں کو قربتوں میں بدل دیا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ .... (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شھر رمضان حدیث نمبر 2384)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

تو یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کس طرح اس حالت کا نقشہ کھینچ دیا اور بیان فرما دیا کہ رمضان میں یہ صورتحال ہوتی ہے۔ پس کیا یہ ہماری خوش قسمتی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور رمضان سے ہمیں فائدہ اٹھانے کا، فیض حاصل کرنے کا موقع مہیا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ تو عام حالات میں بھی ایک نیکی کے بدلے کئی گنا ثواب دیتا ہے اور گناہ کی سزا اُس (گناہ) کے برابر ہے۔ لیکن ان دنوں میں تو جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ وہ اپنے بندے پر بے شمار فضل نازل فرما رہا ہوتا ہے۔ اور عام حالات میں تو شیطان کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ ہر راستے سے بندوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور بعض اوقات نیکیاں بجالانے والے بھی اس کے بھرّے میں، اس کی چال میں آ جاتے ہیں، اس کے دھوکے میں آ جاتے ہیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی رفتار میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اصل میں شیطان بعض اوقات بعض نیک لوگوں کو بھی نیکی کے روپ میں برائی کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان فرمایا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ اعلان فرمایا ہے کہ (-) کہ شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور شیطان نے اپنے چیلے مختلف راستوں پر انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بٹھائے ہوئے ہیں، ان سب کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ پس موقع ہے اس رمضان کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ہر قسم کی نیکیاں بجالاتے ہوئے، جنت کے جتنے زیادہ سے زیادہ دروازوں سے داخل ہوا جا سکتا ہے انسان داخل ہونے کی کوشش کرے۔ ان بلندیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو جہاں تک شیطان کی پہنچ نہ ہو اور پھر ان معیاروں کو ہمیں اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے چلے جانا چاہئے۔ عبادتوں کے معیار بھی بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ صدقہ و خیرات میں بھی بڑھتے چلے جائیں کہ ہم نے اپنے آقا و مطاع محمد رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرنا ہے جن کا ہاتھ صدقہ و خیرات کے لئے رمضان میں تیز آندھی کی طرح چلا کرتا تھا۔

اخلاق حسنہ کی بجا آوری ہے اس میں بھی نئے سے نئے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کر کے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی خاص لگن اور شوق سے کرنی چاہئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم رمضان کے ان دنوں میں رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن جائیں۔ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ پس روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور مَیں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ مَیں تو روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے، پاک ہے، روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہو گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم۔ باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

پس ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہماری ہر حرکت وسکون، ہمارے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہر روزہ دار جو روزے کے تمام لوازمات پورے نہیں کرتا حدیث کے الفاظ کہ (-) (صحیح بخاری کتاب الصوم۔ باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904) یعنی اور جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہو گا اس کا مصداق نہیں بن سکتا اور اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے انذار بھی فرمایا ہوا ہے کہ صرف روزہ کافی نہیں ہے کہ روزہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر خوش ہو جاؤ گے، بلکہ روزہ کی قبولیت کے لئے جو لوازمات ہیں ان کو بھی پورا کرو۔

اس کے بارہ میں ایک روایت میں مزید آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم ۔ باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پس پہلی حدیث میں برائیوں سے بچنے والے کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خبر دی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ بتایا کہ برائیوں سے نہ بچنے والے کا روزہ، روزہ نہیں ہوتا بلکہ فاقہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کے فاقہ زدہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یا اس شخص کے فاقہ زدہ رہنے سے اس کی نیکیوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ پس حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں کو مانگنے اور رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اس خاص ماحول میں ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ماحول تو ہمارا وہی ہے جہاں اچھے لوگ بھی رہ رہے ہیں، نیکیوں پر قدم مارنے والے بھی لوگ رہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں لوگ بھی رہ رہے ہیں اور پھر برائیوں میں مبتلا لوگ بھی یہاں بس رہے ہیں۔ گندگی میں ڈوبے ہوئے اور شراب اور زنا کی برائیوں میں مبتلا لوگ بھی یہاں بس رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ رکھ کر خدا اور مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا خون بھی کر رہے ہیں۔ (۔) تو کیا یہ نیکیاں اور برائیاں کرنے والے صرف رمضان کے بابرکت مہینے کی وجہ سے برابر ہو جائیں گے۔ جس طرح نیکیاں کرنے والوں کے لئے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ برائیوں میں مبتلا لوگوں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھولے جائیں گے؟ جس طرح نیکیاں بجالانے والے اور عبادت کرنے والے جہنم سے محفوظ کئے گئے ہیں اور ان کے شیطانوں کو قید کر دیا گیا ہے ان تمام قسم کی برائیاں کرنے والوں کو بھی جہنم سے محفوظ کر دیا گیا ہے اور ان کے شیطانوں کو قید کر دیا گیا ہے؟ اگر ان کے شیطانوں کو بھی قید کر دیا جاتا تو یہ شیطانی فعل ان سے سرزد ہی نہ ہوتے بلکہ وہ نیکیاں کرنے والے ہوتے۔ پس یہ معاملہ بعض نسبتوں اور اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رمضان سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرے گا خدا تعالیٰ عام حالات سے بڑھ کر اس کے لئے یہ سامان مہیا فرمائے گا۔ کیونکہ وہ شخص جو روزہ دار ہے اور اس نیت سے روزہ رکھتا ہے کہ اللہ کو راضی کرے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ان سب برائیوں کو ترک کر رہا ہے بلکہ جائز باتوں کو بھی چھوڑ رہا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ان خاص سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کے فضل کو مانگتے ہوئے اس کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔ وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ، آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے سوال پر یا امکان سوال پر دیا تھا وہ ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ ہو کر ہمارے لئے خوشخبری کا پیغام بن گیا ہے۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ روزوں کے احکام کے درمیان میں یہ آیت آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے قُرب اور ان دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری دی ہے جو بندہ کرتا ہے اور جیسا کہ جو احادیث مَیں نے پیش کیں وہ بھی اس آیت کی وضاحت کرتی ہیں۔ احادیث میں روزہ کے حوالے سے بعض اوامر و نواہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب آنے اور اپنا قُرب پانے اور اپنے بندے کی دعا کی قبولیت کا ذکر فرما کر بعض شرائط بھی عائد فرما دیں۔

پہلی بات تو سَأَلَکَ عِبَادِیْ کہہ کر فرما دی کہ رمضان سے فیضیاب ہونا اور فیض پانا اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنا ہرا یرے غیرے کے لئے نہیں ہے۔ فرمایا کہ 'میرے بندے'، وہ

لوگ جو اللہ تعالیٰ کا عبد بننا چاہتے ہیں اور ہیں یہ قربتیں انہی کو ملنے والی ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں یا خاص بندے بننے کے خواہاں ہیں۔............(الفاتحہ:5) کا اظہار ان کے ہر فعل سے ہو رہا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ سوال عَنِّیْ کا کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میرے بارے میں پوچھتے ہیں، مجھے تلاش کرتے ہیں۔ ان کی خواہشات دنیاوی نہیں ہوتیں کہ خدا ملے تو بزنس بڑھانے کی دعا کرو۔ اس سے بزنس کے لئے مانگو۔ دوسری دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کی دعا کرو۔ نہیں، بلکہ ان کی تڑپ پھر یہ ہوتی ہے کہ بتاؤ میرا اللہ کہاں ہے۔ مَیں بے چین ہوں اپنے خدا کی تلاش میں۔ دنیا دہریت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ خدا کے وجود کے خلاف کتابیں لکھی جا رہی ہیں ایسے میں مجھے بھی اپنی فکر ہے کہ مَیں جو خدائے واحد پر ایمان لانے والا ہوں۔ میری صرف ایک خواہش ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی ذات کا اتنا عرفان حاصل ہو جائے کہ کوئی دنیاوی چیز اور دہریت کی چمک اور دھوکہ مجھے میرے احمدی (۔) ہونے سے ہٹا نہ سکے۔ اور اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے مَیں رمضان کے روزے بھی خاص اہتمام سے رکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خالص ہو کر میری تلاش کرنے والو! مَیں تمہارے قریب ہوں۔ جو بھی (۔) ہے اور حقیقی (۔) بننے کے لئے کوشاں ہے۔ آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی کامل شریعت پر ایمان لانے والا ہے۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں آنحضرت ﷺ کی سنّت اور باتوں پر عمل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں ان کے قریب ہوں اور جب بھی میرے بندے مجھے پکارتے ہیں مَیں جواب دیتا ہوں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ سے سوال جواب کا سلسلہ شروع کرنا ہے تو سب سے پہلے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی تلاش ضروری ہے۔ اور تلاش کے لئے پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی طریق بھی بتا دیا جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ قرآن کی حکومت اپنے پر قائم کرنا۔ (۔) یہاں پھر وہی مضمون بیان ہوتا ہے کہ اَسْلَمْنَا کافی نہیں ہے بلکہ یُؤْمِنُوْا بِی کے مضمون کو سمجھو۔ اپنے ایمان کو کامل کرو اور ایمان کامل کرنے کی اپنی تعریفیں نہ کرو بلکہ اُس راستہ سے کامل ایمان کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلْیُؤْمِنُوْا بِی مجھ پر ایمان لانے کا معیار کس طرح حاصل ہو گا؟ یہ اس وقت حال ہو گا جب فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِی پر بھی عمل ہو گا۔ یعنی میری بات پر لبیک کہو گے، میری باتوں کو سننے والے ہو گے اور یہ عمل اس وقت ہو گا جب قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ہو رہی ہو گی۔ تقویٰ کے راستوں پر چلنے کے لئے، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش خالص ہو کر کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات کی طرف بھی خالص ہو کر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اخلاق فاضلہ میں ترقی کی بھی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں باتوں کے جامع ہوتے ہیں، یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے، وہی متقی کہلاتے ہیں۔ انہی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی تلاش ہے۔ انہی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنے والے ہیں۔ اگر بعض اخلاق تو ہیں اور بعض حقوق کی ادائیگی تو ہے لیکن بعض کو نظر انداز کیا جا رہا ہے تو اسے متقی نہیں کہا جا سکتا۔ پس اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، تقویٰ کا یہ معیار ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں اس رمضان میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والے اس کا حق ادا کرنے کی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنے والے بن جائیں۔ اپنی نمازوں کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ کئی لوگوں سے یہ جواب سن کر مجھے بڑی حیرت بھی ہوتی ہے اور پریشانی بھی کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ پانچوں نمازیں ادا کرنے والے بن جائیں لیکن پھر بھی ایک آدھ نماز رہ جاتی ہے۔ جب نمازیں ہی رہ جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کی قبولیت کے لئے کس طرح درخواست کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح تمام اخلاق فاضلہ کو اپنانے کے لئے درد کے ساتھ کوشش کی ضرورت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہیئے کہ رمضان جو تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو جنت کے دروازے ہمارے لئے کھولے ہیں ان میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے داخل ہونے کی کوشش کریں۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے قدم بڑھانے والے ہم کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود نے اس آیت کے حوالے سے ایک جگہ فرمایا کہ:

''پس چاہیئے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کہ کامیاب ہوں''۔ (......اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 396)

پس یہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اور سب سے بڑی دعا جو ہمیں کرنی چاہیئے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وصل تلاش کیا جائے، اس کا قرب تلاش کیا جائے۔ اس سے ملنے کی خواہش ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس سے ملنے کی دعا کی جائے۔ جب خدا مل جائے گا تو دوسری خواہشات خودبخود پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

لیکن یہاں ایک بات اور یاد رکھیں کہ دعا کی تعریف بھی حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے کہ دعا ہے کیا چیز اور کس قسم کی دعا ہونی چاہیئے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''یہ خیال مت کرو کہ ہم روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے۔ جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تندسیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتا ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223)

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ معرفت عطا فرمائے جس سے ہم دعاؤں کی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے فلسفہ کو سمجھ سکیں۔ ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ رمضان میں ان دعاؤں کے طفیل جن سے خدا اپنے بندے کے نزدیک آ جاتا ہے وہ تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں جو ہمیں دوسروں سے ہمیشہ ممتاز کر کے دکھاتی چلی جائیں۔ اپنی دعاؤں میں ہمیں جماعت کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور............ کی ترقی کے لئے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ جو دعائیں ہم خدا تعالیٰ کے دین کے قیام واستحکام کے لئے کریں گے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق دے اور پاک تبدیلیاں بھی اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر پیدا فرمائے اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی بن جائیں۔

اس کے بعد اب مَیں حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا کچھ ذکر خیر کروں گا۔ جن کی دو دن پہلے وفات ہوئی ہے۔ آپ جماعت کے چوٹی کے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آپ مؤرخ احمدیت کہلاتے تھے۔ تاریخ احمدیت آپ نے لکھی ہے جس کی 20 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ صرف مؤرخ احمدیت نہیں تھے بلکہ آپ تاریخ احمدیت کا ایک باب بھی تھے اور ایک ایسا روشن وجود تھے جو احمدیت یعنی حقیقی ...... کی

روشنی کو ہر وقت جب بھی موقع ملے دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا بلکہ کئی لوگوں نے مجھے لکھا بھی کہ آپ ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی یہ کہہ چکے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی کہا ہے لیکن میں ان کو یہی کہا کرتا تھا کہ وہ تو ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ اب جب میں نے پڑھا تو مجھے پتہ لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ان کے بارے میں یہی فرمایا تھا کہ وہ ایک انسائیکلو پیڈیا تھے۔ پرانے بزرگوں، اولیاء اور مجددین کے حوالے بھی ان کو یاد ہوتے تھے۔ بڑا گہرا مطالعہ تھا اور نہ صرف حوالے یاد ہوتے تھے بلکہ کتابیں اور اس کے صفحے تک یاد ہوتے تھے۔ بعض لوگوں نے مجھے خطوط میں ان کی بعض ذاتی خوبیاں بھی لکھی ہیں۔ ان کے بارہ میں کچھ معلومات میں نے ان کے بیٹے کے ذریعہ سے بھی لی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ تاریخ احمدیت کا بھی ایک باب تھے۔

سب کچھ تو یہاں بیان نہیں ہو سکتا۔ چند باتیں میں ان کے بارے میں بیان کروں گا۔

بہت ہی بے نفس اور اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خاطر صرف کرنے والے بزرگ تھے۔ واقف زندگی تھے۔ خلافت سے انتہا کا تعلق تھا۔ بہت بزرگ اور دعا گو تھے۔ مجھے کسی نے لکھا کہ جب بھی کسی نے ان کو دعا کے لئے کہا تو ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے دعا کے لئے نہ کہو۔ دعا کے لئے لکھنا ہے تو خلیفۃ المسیح کو لکھو۔

عاجزی میں بے انتہا بڑھے ہوئے تھے، کوئی بھی نئی چیز جب مطالعہ میں آتی تھی تو مجھے بھی متعلقہ صفحات کی فوٹو کاپیاں کر کے بھجوا کرتے تھے۔ ایک ایسے عالم تھے جو یقیناً ایک عالم باعمل کہلانے کے حقدار تھے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا بڑے بے نفس کارکن۔ ایک ایسے سلطان نصیر کے جانے سے طبعاً فکر بھی پیدا ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلافت کو سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جائے گا۔

ایک لکھنے والے ہمارے مبشر ایاز صاحب ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کے ساتھ جب میٹنگز اٹینڈ (Attend) کرتے تھے ان کا وجود ایک عجیب عشق میں ڈوبا ہوا وجود لگتا تھا کہ جس طرح قطب نما کی سوئی ہمیشہ شمال کی جانب رہتی ہے اسی طرح ان کی سوچ کا محور بھی ہمیشہ خلافت کی طرف رہتا تھا۔ بڑے بڑے حوالوں اور فتاویٰ کو پرِ کاہ سے زیادہ وقعت نہیں دیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خلیفۃ المسیح نے یہ کہہ دیا تو فلاں کے حوالے کی اور فلاں کے قول کی کیا اہمیت ہے۔

پھر ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سعودی عرب کے امیر صاحب آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے وہاں کی تاریخ احمدیت مرتب کرنی ہے۔ مولانا دوست محمد شاہد کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے دفتر میں گئے تو انہوں نے آدھے گھنٹے میں سارے حوالے وغیرہ دے کے پوری تاریخ بیان کر دی اور فوٹو کاپیاں بھی کروا کر ان کو دے دیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بہت بلا کا حافظہ اور حوالوں کے بادشاہ تھے۔ جماعتی اموال کا بھی بڑا درد تھا ان کو۔ ایک صاحب نے لکھا کہ میں کسی حوالے کے لئے ان کے دفتر میں گیا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا اور حوالہ میرے سامنے کر دیا تو میں نے ان کی میز سے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کیا۔ پہلے قلم لیا، پھر کاغذ لیا تو انہوں نے قلم اور کاغذ دونوں مجھ سے لے لئے کہ تم یہاں ذاتی استعمال کے لئے حوالہ لینے آئے ہو، اپنا قلم استعمال کرو اور اپنی نوٹ بک استعمال کرو۔

پھر محمود ملک صاحب نے مجھے یہ لکھا کہ ان کے والد عبدالجلیل عشرت صاحب کے یہ دوست تھے۔ ایک دفعہ یہ لاہور کے دورہ پہ گئے تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں آ نہیں سکتا تو یہاں آ جائیں تو دوستی کی وجہ سے ذاتی تعلق کی وجہ سے چلے گئے، وہ رکشے پہ ان کو لے کے گئے۔ مولوی صاحب نے رکشہ کا کرایہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ خیر انہوں نے اس وقت تو دے دیا۔ اگلے دن وہاں (۔) دارالذکر میں جانا تھا تو انہوں نے کہا کہ جا کے ٹیکسی لے کے آؤ اور ٹیکسی کا کرایہ بھی میں ادا کروں گا، کیونکہ مجھے مرکز ٹیکسی کا کرایہ دیتا ہے اور مرکز چاہتا ہے کہ ہمارے علماء کی عزت رہے۔ اس لئے میں رکشے پہ نہیں بیٹھوں گا اور ٹیکسی پہ جاؤں گا۔ تو یہ صرف اطاعت نہیں تھی۔ اس سے بہت سے سبق ملتے ہیں کہ جو جس چیز کا اینٹائٹلمینٹ (entitlement) ہے، جس چیز کا مرکز نے کہا ہے کہ آپ نے استعمال کرنا ہے، اس کو استعمال بھی کرنا تا کہ کسی بھی قسم کی اطاعت سے باہر نہ نکل سکیں۔ اور دوسرے علماء کا جو وقار ہے اس کا بھی احساس رہنا۔

آپ کی وفات جیسا کہ میں نے بتایا دو دن پہلے 26/اگست کو ہوئی ہے۔ آپ 1935ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے تھے اور 1944ء میں جامعہ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ 1946ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کیا اور تیسری پوزیشن لی۔ آپ کا جماعتی خدمات کا عرصہ 63 سال پر محیط ہے۔ 1952ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر الفضل میں ''شذرات'' کے نام سے لکھنا شروع کیا۔ بڑا لمبا عرصہ یہ چلتا رہا۔ 1953ء میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو تاریخ احمدیت مدوّن اور مرتب کرنے کے لئے فرمایا۔ اس کی 20 جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی بھی 2004ء تک مکمل ہیں اور اس کے بعد نوٹس بنا کے چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا ہے ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔ فضل عمر ہسپتال میں ہیں اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

ان کے خاندان میں احمدیت اس طرح آئی کہ ان کے ایک عزیز حضرت میاں محمد مراد صاحب حافظ آبادی تھے۔ بڑے نیک بزرگ تھے، وہ احمدی ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب کے دادا کو جب پتہ لگا تو انہوں نے ان پر بڑا ظلم کیا اور اتنا مارا کہ بعض دفعہ تو بہت زیادہ۔ شدید زخمی کر دیا کرتے تھے۔ تو میاں مراد صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے تین عقلمند بیٹے ضرور احمدی ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کے پڑدادا جو تھے اس پر اور بھی مشتعل ہو گئے اور زیادہ سخت سزائیں دیں۔

اس بارہ میں مولوی صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ جابہ نخلہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے جو حضرت مصلح موعود نے آباد کی تھی، گرمیوں کے لئے آپ ان دنوں میں وہاں تفسیر صغیر کی تالیف فرما رہے تھے۔ مولوی صاحب بھی ان دنوں میں وہاں گئے لیکن وہاں جانے سے پہلے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے دادا کے پاس خانقاہ ڈوگراں کے قریب گاؤں میں گیا۔ ان کی زندگی کے آخری دن تھے۔ تو وہ کہنے لگے اپنے خلیفہ صاحب کو میرا ایک پیغام دے دینا کہ میرے چھ بیٹے ہیں، جن میں سے تین بچے جن میں سے ایک حافظ قرآن ہے اور دوسرے دو، بہت عقلمند اور صاحب علم ہیں تمہارے خلیفہ صاحب نے مجھ سے چھین لئے ہیں اور باقی جو تین اَن پڑھ یا معذور ہیں میرے حوالے کر دیئے ہیں۔ اگر انہوں نے گنتی پوری کرنی ہے تو جو یہ تین معذور ہیں یہ لے لیں اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ مجھے واپس کر دیں۔ تو کہتے ہیں جب میں جابہ نخلہ گیا تو حضرت مصلح موعود سے ملاقات ہوئی۔ میں نے یہ بات عرض کر دی۔ حضرت مصلح موعود نے جب یہ پیغام سنا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اپنے دادا کو میرا پیغام پہنچا دیں کہ مجھے بیٹوں کا تبادلہ بڑی خوشی سے منظور ہے۔ آپ اپنے غیر احمدی بیٹے جو ہیں میرے حوالے کر دیں اور جو آپ کے احمدی بیٹے ہیں ان کو میری طرف سے اجازت ہے اگر وہ احمدیت چھوڑ کے آپ کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو آ کے یہ پیغام دیا۔ تو کہتے ہیں آپ کے خلیفہ صاحب بڑے ہوشیار ہیں ان کو پتہ ہے کہ انہوں نے مرزائیت نہیں چھوڑنی اور اس پر بڑے روئے اور چلائے بھی۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ بھی 1949ء میں ایک رؤیا کی بنا پر احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔

1951ء میں جامعۃ المبشرین کی پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ شامل تھے اور اس کی الوداعی پارٹی میں حضرت مصلح موعود نے بھی شرکت فرمائی اور جو جوابی ایڈریس حضرت مولوی صاحب نے پیش کیا اس پر حضرت مصلح موعود نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جماعت اسلامی پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا۔ اس کا عنوان بھی خود حضرت مصلح موعود نے تجویز فرمایا تھا اور حضرت مصلح موعود کی راہنمائی میں ہی آپ نے یہ مضمون لکھا اور حضرت امیر مینائی کے جانشین اور حضرت مسیح موعود کے

(۔) حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے مختلف وقتوں میں ان کی راہنمائی بھی فرمائی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1953ء میں آپ کے سپرد تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام کیا تھا جس کی 20 جلدیں مکمل ہو چکی ہیں اور خلافت خامسہ کی تاریخ کا کام بھی جاری ہے۔ 40 سے زائد آپ کی تالیفات ہیں جو مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں اور بعضوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

بڑی ہی علمی ادبی شخصیت تھے اور روایتی رکھ رکھاؤ والے آدمی تھے۔ اور تحریر و تقریر میں ایک خاص ملکہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آواز بھی خوب دی تھی۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں جو نمائندہ وفد اسمبلی میں گیا تھا وہاں اس وفد میں حضرت مولوی صاحب بھی شامل تھے۔ آپ اس وفد کے آخری رکن تھے جن کی وفات ہوئی ہے۔ وہاں بھی معلومات اور حوالوں کی فراہمی کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی اور آپ جب بھی حوالے نکال کر دیتے تھے تو ممبران اسمبلی بڑے حیرت زدہ ہو جایا کرتے تھے۔ بلکہ وہاں اس دوران میں ایک دفعہ ایک ممبر اسمبلی نے بڑی حیرانی کا اظہار بھی کیا کہ ہمارے علماء کو حوالے نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے تو کئی کئی دن لگ جاتے ہیں اور مصیبت پڑ جاتی ہے۔ ان مرزائیوں کا یہ چھوٹا سا مولوی ہے، یہ پتہ نہیں پندرہ منٹ میں حوالے نکال کے لے آتا ہے۔

جلسوں میں بھی آپ کو بڑا لمبا عرصہ تقریر کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ 1957ء کے جلسہ میں آپ نے شبینہ اجلاس میں پہلی بار تقریر کی اور 1958ء میں آپ کی یہ تقریر شائع ہوئی اور اس کو حضرت مصلح موعود نے اتنا پسند فرمایا کہ شوریٰ میں خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا۔ ریسرچ سیل میں بھی کام کیا۔ قاضی کے طور پر بھی کام کیا اور وفات تک آپ مجلس شوریٰ پاکستان کے ممبر رہے اور آپ کو بحیثیت نمائندہ خصوصی اور اعزازی ممبر جو خلیفۃ المسیح کی طرف سے منتخب ہوتا ہے شرکت کا موقع ملا۔

اور 1992ء ۔ 1993ء میں کیمبرج کے مشہور بین الاقوامی ادارہ انٹرنیشنل بائیو گرافیکل سنٹر نے آپ کو مین آف دی ائیر (Man of the Year) کا اعزاز بھی دیا تھا اور یہ جو اعزاز ہے ایسی خاص علمی شخصیات کو دیا جاتا ہے جن کی صلاحیتوں کامیابیوں اور قیادت کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ 1994ء میں بھارت کے صوبہ تامل ناڈو کے شہر کوائمبے ٹور (Coimbatore) میں جماعت احمدیہ اور جماعت اہل قرآن و حدیث کے مابین ایک مناظرہ ہوا۔ یہ مناظرہ وہاں کے ایک ہوٹل کے وسیع ہال میں ہوا تھا۔ 9 روز تک جاری رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے کہنے پر آپ وہاں گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی آپ کو فتح سے نوازا اور آپ نے جماعت احمدیہ کی خوب نمائندگی کی۔ اور اس دوران جب آپ وہاں تھے آپ کی ایک بیٹی کی شادی بھی ہوئی جس میں آپ شامل نہیں ہوئے بلکہ دو بیٹیوں کی شادیاں اس صورت میں ہوئیں کہ آپ دَوروں پر ہوتے تھے اور اس دن پہنچتے تھے جس دن شادی تھی۔ اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی کہ میرے ذاتی کام کیا ہیں۔

1982ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ بننے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ چند روز آپ ربوہ کی حوالات میں رہے۔ اپریل 1988ء میں دوبارہ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں آپ کو قید کر کے رکھا گیا۔ پھر 1990ء میں جج نے آپ کی ضمانت منسوخ کر دی اور دو دو سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو سزا دی گئی۔ بہرحال کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ ضمانت پر رہا ہو گئے۔ جیل میں بھی آپ نے درس قرآن اور (۔) کا سلسلہ جاری رکھا۔

مولوی صاحب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب مَیں نے دو ہفتہ کے لئے اپنا بستر رات کو اپنے معمول کے مطابق دفتر میں ہی بچھا رکھا تھا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے فون کے لئے منتظر بیٹھا تھا تو اتنے میں ثاقب زیروی صاحب جو لاہور کے ایڈیٹر تھے وہ آئے ۔ انہوں نے کہا مَیں ابھی حضور سے مل کے آ رہا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمایا کہ ابھی فون کر کے فلاں فلاں جو حوالہ ہے وہ مولوی صاحب سے کہو بھجوا دیں۔ تو ثاقب صاحب کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا کہ ابھی رات ہو گئی ہے، اب کہاں مولوی صاحب ملیں گے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اپنے دفتر شعبہ تاریخ میں اس وقت بیٹھے ہوں گے۔ ثاقب صاحب نے کہا کہ مَیں صرف چیک کرنے آیا ہوں کہ واقعی آپ دفتر میں ہیں کہ نہیں۔ تو دن رات آپ کا یہ کام تھا کہ خدمت دین میں مصروف رہیں۔

خلیفہ وقت کی طرف سے جب بھی کوئی کام آ جاتا خواہ رات کے دو بجے ہوتے، اسی وقت اٹھ کر کام شروع کر دیتے اور کام مکمل ہونے تک پھر اور کوئی کام نہیں کرتے تھے اور نہ آرام کرتے تھے، بلکہ کہا کرتے تھے کہ مَیں کوئی اور کام کرنا جائز ہی نہیں سمجھتا۔ ڈاکٹر مبشر صاحب نے بتایا کہ وفات سے چند روز پہلے انہوں نے کہا کہ مجھے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی آواز آئی ہے کہہ رہے ہیں۔ السلام علیکم۔ بہرحال واپسی کے اشارے ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر سلطان مبشر نے ہی یہ لکھا ہے کہ کوئی بھی پریشانی ہوتی تو سب سے پہلے کہتے کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھو۔ پھر صدقہ دو اور پھر درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھو۔ اور آپ کا عربی فارسی، انگلش کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اور نہ صرف مطالعہ کرتے تھے بلکہ پڑھتے وقت جِلد پر پوائنٹس اور نشان بھی لگاتے تھے اور پھر اس کے باہر پوائنٹس نوٹ کرتے جاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ کتابیں ہمیشہ خود خریدو اور پڑھو تو انہوں نے ہمیشہ اس کو اپنے پلے باندھا۔ ان کی گھر میں اپنی لائبریری تھی جس میں آٹھ ہزار کے قریب کتابیں تھیں۔ جب بھی کبھی ربوہ سے باہر جاتے تھے، خلیفۃ المسیح کے ہوتے ہوئے تو خیر اجازت لینی ہوتی ہے، بعد میں امیر مقامی کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکلتے تھے اور جب جماعتی کاموں کے لئے جاتے تھے تو بعض دفعہ بلکہ اکثر ہی اپنے عزیزوں کو نہیں ملتے تھے۔ ان کی بیٹیاں لاہور میں رہتی تھیں۔ کبھی لاہور دورے پہ گئے ہیں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بیٹیوں کو ملیں بلکہ بعض دفعہ بیٹیوں کو ان کے واپس پہنچنے پر پتہ چلا کرتا تھا اور اگر کبھی ملنا پڑ جائے تو امیر صاحب کی اجازت سے ان کو ملنے جایا کرتے تھے۔ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ مَیں خلیفہ وقت کا سپاہی ہوں اور سپاہی اپنا مورچہ نہیں چھوڑتا۔ جمعہ کے دن بھی انہوں نے کبھی چھٹی نہیں کی۔ ربوہ میں جمعہ کو دفتروں میں رخصت ہوتی ہے، آپ ہمیشہ کام کیا کرتے تھے، چھٹی کا تصور ہی کوئی نہیں تھا۔

بڑا سادہ لباس ہوتا تھا لیکن صاف ستھرا اور نظافت تھی، روزانہ نہانا، خوشبو لگانا۔ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ جماعت کے نمائندے کو جماعت کے وقار کا پاس رکھنا چاہئے اور ظاہری حلیہ بھی ٹھیک رکھنا چاہئے۔ اور واقف زندگی کر کے بہت مشکل حالات بھی آئے، کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اور نہ کہیں اشارۃً کنایۃً اپنی غربت کا، اپنی ضرورت کا اظہار کیا۔ بلکہ ڈاکٹر سلطان مبشر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ نے ذکر کیا کہ فلاں عالم جو ہیں ان کو مخیّر دوست کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ آپ بھی اگر کوشش کریں تو یہ ہو سکتا ہے۔ حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ مَیں یہ بے شرمی نہیں کر سکتا اور آپ کا یہ کہنا تھا کہ مَیں جائز نہیں سمجھتا کہ خدا کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلاؤں۔ ایک دفعہ چند مربیان آپ کے پاس آئے کہ اس کاغذ پر دستخط کر دیں جس پر لکھا ہوا تھا کہ تحریک جدید کے (۔) کو زیادہ الاؤنس ملتا ہے اور صدر انجمن احمدیہ کے (۔) کو، کارکنان کو کم تو اس پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔ تو آپ نے کہا مَیں تو اس پر دستخط نہیں کروں گا کیونکہ مَیں تو ایک واقف زندگی ہوں، جو جماعت مجھے دے گی وہ بصد شکریہ قبول کروں گا اور یہ بھی جماعت کا شکر ہے کہ ہم سے لینے کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ کچھ نہ کچھ دے دیتی ہے۔ کبھی خلفاء کو بھی ذاتی ضرورت کے لئے نہیں لکھتے تھے، کبھی حرف شکایت منہ پر نہیں لائے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ضرورت پڑی۔ آپ نے کہا مولوی صاحب کو بلوا کے لاؤ۔ تو ہر جگہ تلاش کر لیا۔ لائبریری میں، دفتر میں بھی، گھر میں بھی، کہیں بھی نہیں ملے۔ عصر کی نماز پہ جب آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پوچھا کہ تلاش کر رہا ہوں کہاں تھے؟ انہوں نے

کہا مَیں لائبریری میں تھا، مسئلہ یہ ہے کہ لائبریری کا کارکن باہر سے تالہ لگا کے چلا گیا تھا اور مجھے اندر جانا تھا۔ بجائے اس کے کہ مَیں وقت ضائع کرتا مَیں دیوار پھلانگ کے اندر چلا گیا اور اندر بیٹھا کام کر رہا تھا۔ تو یہاں بھی اپنا فرض ادا کیا اور بڑے طریقہ سے کارکن کی غلطی کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جیل میں بھی رہے ہیں اور جیل میں مشقت لی جاتی تھی۔ لیکن جیل میں جب تک رہے کبھی اظہار نہیں کیا کہ مجھ سے مشقت لی جاتی ہے، مَیں بڑا پریشان ہوں۔ جب رہائی ہوئی، تب بتایا کہ مجھ سے وہاں مشقت لی جاتی رہی ہے۔ ہر کام خود کرنے کے عادی تھے، کتابوں کی جلدیں بھی خود کر لیا کرتے تھے اور گھر میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ لائبریری رکھی ہوئی تھی اس لائبریری کا مقصد بھی یہی تھا کہ رات کے وقت بھی جب بھی کہیں کسی وقت بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے کوئی کام آئے یا حوالے کی تلاش آئے تو فوری طور پر مَیں مہیا کر دوں اور لائبریری کھلنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

شروع میں سائیکل بھی نہیں تھا۔ ہر جگہ پیدل ہی جایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے جب مَیں نے سنا تو مجھے خود یہ خیال آیا تھا۔ جب خدام الاحمدیہ کے اجتماع ہوا کرتے تھے تو ٹی آئی کالج دُور تھا اس کی گراؤنڈ میں، گھوڑ دوڑ گراؤنڈ کہلاتی ہے وہاں تک یہ انجمن کے کوارٹروں سے پیدل چل کر جایا کرتے تھے۔ باوقار چال، پگڑی، کوٹ، ہاتھ میں سوٹی۔ حالانکہ اس وقت خدام الاحمدیہ میں تھے۔ شاید سائیکل نہیں لے سکتے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت جماعت کے حالات ایسے نہیں تھے۔ (۔) اور واقفین زندگی کے الاؤنس بھی بہت تھوڑے تھے۔ ان کے بیٹے نے مجھے لکھا کہ واقعی وہ سائیکل نہیں خرید سکتے تھے اس لئے سارے ربوہ میں جہاں بھی جانا ہوتا تھا پیدل ہی پھرا کرتے تھے۔ پھر 79-1978ء میں ان کو دفتر کی طرف سے سائیکل ملی۔

جب بھی خلفاء کی مجلس عرفان میں بیٹھتے تھے تو ہمیشہ گردن جھکا کے بیٹھا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بھی یہی عادت تھی کہ حضرت مسیح موعود کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھے تھے۔

ان کے بیٹے نے لکھا کہ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب بڑے خوش خوش گھر میں آئے ہم نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے انہوں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ملاقات کے لئے گیا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے کسی کام سے حضور اندر تشریف لے گئے۔ آپ کی جوتی باہر پڑی تھی تو مجھے اس کو اپنے رومال سے صاف کرنے کا موقع مل گیا۔ اس بات پہ بڑے خوش تھے۔ کسی دوست نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ جس کام کے لئے دنیا میں ادارے بنائے جاتے ہیں وہ اکیلے اس شخص نے کیا۔ 1982ء سے پہلے آپ کے پاس کوئی مستقل مربی بھی نہیں تھا اور اکیلے ہی آپ زیادہ تر تاریخ احمدیت کا کام یا حوالے نکالنے، تلاش کرنے، لکھنے، نوٹس بنانے وغیرہ کا کام کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب طریقہ سے ساری تاریخ لکھی۔ لوگ دنیاداری کے لئے تو بعض دفعہ ایسا کرتے ہیں کہ اپنا ویک اینڈ (Weekend) استعمال کر لیتے ہیں، چھٹی پہ بچوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیں مہینوں یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ کس وقت ہمارے والد گھر آئے اور کس وقت گھر سے چلے گئے۔ جب وہ صبح صبح اٹھ کے چلے جاتے تھے تب بھی ہم سوئے ہوتے تھے اور جب گھر واپس آتے تھے تب بھی ہم سوئے ہوتے تھے۔

یہ واقفین زندگی اور (۔) کے لئے بھی ایک تاریخی نصیحت بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ 1965ء میں خلافت ثالثہ کے تاریخ ساز عہد کا پہلا جمعہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مولوی صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ جمعہ کو چھٹی تو ہوتی ہے لیکن مَیں نے تمہیں تکلیف دی ہے تو مَیں نے کہا بڑی خوشی کی بات ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ جب مَیں نے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کہتے ہیں کہ) وقف زندگی کا فارم پُر کیا اور حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم نے میرے دل کی پوشیدہ خواہش کو پورا کر دیا ہے۔ مَیں چاہتا تھا کہ تم میری تحریک کے بغیر خود ہی تحریک جدید کے روحانی مجاہدوں میں شامل ہو جاؤ۔ آج میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں مگر یاد رکھو اب تم نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اب مرنے سے پہلے تمہارے لئے کوئی چھٹی نہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے یہ عرض کی کہ حضور مَیں بھی یہ عہد کرتا ہوں کہ ایک واقف زندگی کی حیثیت سے ہمیشہ دن رات خدمت دین میں مشغول رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے آخری وقت تک اس عہد کو نبھایا ہے۔

جب ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں تو بڑے شدید بیمار تھے اور جب بھی ذرا کمزوری دُور ہوئی تو جب تک ان کو ہوش رہی ہے (آخری دو چار دن تو بیہوشی کی ہی کیفیت تھی) تو بے چین ہو کر کہا کرتے تھے کہ مجھے ہسپتال سے جلدی فارغ کرو۔ مَیں نے دفتر جانا ہے کیونکہ مجھے خلیفۃ المسیح نے بعض کام سپرد کئے ہوئے ہیں جو مَیں نے فوری انجام دینے ہیں۔ تو انہوں نے آخر دم تک اس عہد کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے جو بیٹے ڈاکٹر سلطان مبشر ہیں وہ بھی واقف زندگی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی حقیقی رنگ میں وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں جمعہ کے بعد ان کا جنازہ غائب ادا کروں گا۔

اس کے ساتھ ہی دو اور جنازے بھی ہیں۔ ایک تو مولوی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں جو سات سال آپ سے چھوٹے تھے۔ ان کی وفات مولوی صاحب کے ایک گھنٹے بعد ہوئی ہے اور وہ موصی تھے۔ اُن کی اولاد تو کوئی نہیں تھی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے ہیں۔ ان کو مالی قربانیوں کا موقع ملا اور بڑے بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق ملی۔ انہوں نے وفات سے پہلے مریم فنڈ کے لئے دو لاکھ روپے دینے کی وصیت کی۔ اپنے خاندان میں بھی دو یا تین بچوں کی شادی اور بیوہ کے لئے دو لاکھ روپے دیئے۔ اس لحاظ سے یہ بھی نیکیوں پہ چلنے والے اور قربانیاں کرنے والے تھے۔ مولوی صاحب کے بھائی کا نام محمد اسلم صاحب ہے۔

اسی طرح ایک اور جنازہ ہے۔ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب چک 46 شمالی سرگودھا۔ یہ 17/ اگست کو وفات پا گئی ہیں۔ ہمارے (۔) سلسلہ محمد عارف بشیر صاحب کی والدہ تھیں جو آج کل تنزانیہ میں ہیں۔ یہ میدان عمل میں تھے اپنی والدہ کے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب مَیں جامعہ میں داخل ہوا ہوں تو میری والدہ نے پنجابی میں نصیحت کی تھی (جس کا اُردو میں یہ بنتا ہے) کہ بیٹا اب پڑھ کے آنا اور دین کی خدمت کرنا۔ آپ موصیہ بھی تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اپنی اولادوں کے بارے میں جو نیک خواہشات تھیں وہ بھی پوری فرمائے۔

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
1954 NASIR ناصر 2009
دنیائے طب کی خدمات کے ۵۵ سال
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مفید و مجرب ادویہ
حبوب مفید اٹھرا | اکسیر بلڈ پریشر | تریاق بواسیر | اکسیر موٹاپا
اکسیر اولاد نرینہ | زوجام عشق خاص | تریاق معدہ
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
047-6211434
6212434
FAX: 6213966
مطب ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

آزمائشی دمہ کورس فری

یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے

الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔

ہمارے چند خصوصی معالجات

جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔

مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔

بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔ فون: 001-416-832-7056

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن

مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48

فون: 047-6211544, 0334-6372686

ویب سائٹ: www.drmazhar.com

ای میل: drmazharca@yahoo.com

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات

لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) U.P.S 500W سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیرکنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

ری پبلک کولنگ

دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد

فون: 041-2635374

موبائل: 0300-6652912

لاہور شہر میں خوبصورت عارضی رہائش

لاہور شہر کے عین سنٹر میں واقع دلکش، صحت افزاء مقام پر عارضی رہائش مہینہ وار بنیاد پر کرایہ پر حاصل کرنے کیلئے ضرورت منداور خواہشمند احباب دیئے ہوئے نمبر پر رابطہ کریں۔ روزمرہ ضروریات زندگی کی اشیاء اور ٹرانسپورٹ چند قدموں پر موجود ہے نیز کاروبار اور آفس کیلئے ایک عدد ہال سائز 26x40 فٹ عین مین روڈ پر موجود ہے۔

Contact:0321-9472334

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور

طالب دعا۔ میاں عباس علی

میاں ریاض احمد: 0300-9401543

میاں عدنان عباس 0300-9401542

042-6170513,042-7963207,7963531

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

CELL#0300-4607400

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں

Email:citipolypack@hotmail.com

البشیرز

اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

دلہن جیولرز

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

Mob: 0300-9491442

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

اسٹیٹ ہاؤس لاہور

لاہور۔ ربوہ۔ کراچی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کیلئے

رابطہ ربوہ: 03336713217

لاہور: 03334615339

کراچی: 03332113809

نیشنل الیکٹرونکس

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

042-7223228

7357309

0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ

خوشخبری

مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورانٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فخر الیکٹرونکس FAKHAR ELECTRONICS

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

منفرد پیشکش

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

+92-42-5118381

8462244

0333-4216664

طالب دعا: منور احمد جاوید

منور اینڈ سنز

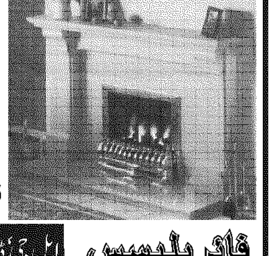

سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نیز UPS اور بھاری گیج کے گیزر دستیاب ھیں

فائرپلیسس

ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا

ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج

کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔

آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

ربوہ میں طلوع و غروب 13۔ اکتوبر

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:08
زوال آفتاب	12:55
غروب آفتاب	6:41

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کراچی الیکٹرک سٹور

گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے

2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed

For free pickup just call

900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore

042-7038097,042-5167717

Cell: 0304-4205332, 0300-4341851

Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan

"Southeast University" - (SEU)

"Osh State University"

SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.

- Ahmadi Students already studying. Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
- English medium of instruction.
- Very appropriate tuition fee.
- Excellent environment for female students with separate hostel.

Education Concern®

67-C Faisal Town, Lahore

042-5177124 / 5162310

0302-8411770

www.educationconcern.com

FD-10